نظرات

ضلع سورت (گجرات) میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام ترکیشور ہے، اس کی تاریخی حیثیت یہ ہے کہ مولانا عین القضاۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت موسیٰ جی یہیں رہتے تھے اور اسی تقریب سے خود مولانا کا اس جگہ قیام مہینوں رہا ہے، اس قصبہ میں ۱۹۳۵ء سے ایک مدرسہ دار العلوم فلاح دارین کے نام سے قائم ہے، ۱۹۶۵ء سے اس نے نئے انتظامات کے ساتھ غیر معمولی ترقی کی ہے۔ چند سال سے نصاب تعلیم وغیرہ پر گفتگو کے لئے ارباب مدرسہ کی طرف سے وہاں آنے کی دعوت تھی مگر بعض مجبوریوں اور مصروفیتوں کے باعث معاملہ امروز فردا پر ٹلتا رہا۔ آخر جب اصرار زیادہ ہوا تو حسب قرارداد مولانا عبدالحلیم الندوی صدر شعبۂ عربی جامعہ ملیہ اور خاکسار ۱۷ نومبر کو دہلی سے روانہ ہوئے اور ساڑھے بارہ بجے دن کے سورت اسٹیشن پہونچے۔ اسٹیشن پر مولانا عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ مع اپنے چند رفیقوں کے موجود تھے، ان کے ہمراہ ترکیشور آئے جو سورت سے پچیس میل کی مسافت پر ہے، مدرسہ کی عمارت دیکھتے ہی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، نہایت شاندار ماڈرن طرز کی کالج نما صاف ستھری خوبصورت اور وسیع عمارت ہے جس میں درسگاہیں، ہوسٹل، کتب خانہ، دفاتر، مسجد وغیرہ سب کچھ ہے، جگہ جگہ چمن بندی نے پوری فضا کو حسین اور خوشنما بنادیا ہے، قیام مدرسہ کے ایک وسیع کمرہ میں ہوا جو حسب ضرورت آسائش اور راحت کے ساز و سامان سے آراستہ تھا۔ اس مدرسہ میں پرائمری سے لے کر دورۂ حدیث تک کی پرائمری میں لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی بھی تعلیم ہوتی ہے۔ لیکن دونوں کے شفٹ الگ الگ ہیں۔ نصاب میں علوم دینیہ وعربیہ کے ساتھ اردو، گجراتی، انگریزی، حساب، تاریخ وجغرافیہ سب شامل ہیں۔ علاوہ ازیں حفظ قرآن و تجوید اور

عربی میں تحریر و تقریر کی مشق کا خاص اہتمام ہے۔ تعلیم کے ساتھ طلبار کی تربیت اور ان کی اخلاق و معاشرتی نگرانی پر پوری توجہ کی جاتی ہے، چھوٹے بڑے سب طلبار کی تعداد تین سو کے لگ بھگ ہے، ان میں سے کچھ طلبار اپنا خرچ خود اٹھاتے ہیں۔ باقی طلبار کی کفالت مدرسہ کرتا ہے، اساتذہ کی تعداد بھی کافی ہے، سب اساتذہ اپنے اپنے فن میں پختہ استعداد کے مالک، مخلص، متدین اور خلیق و متواضع ہیں، مدرسہ میں اگرچہ بڑی تعداد گجراتی و افریقی طلبار کی ہے مگر دوسرے صوبوں اور بعض ممالک غیر کے طلبار بھی تعلیم پاتے ہیں۔ مدرسہ کے مہتمم پہلے غلام محمد صاحب نورگت تھے جو دیرینہ قومی کارکن ہیں، آج کل مولانا عبداللہ صاحب ہیں جو سنجیدہ مخلص اور عالم و فاضل شخص ہیں، مدرسہ کا سالانہ بجٹ سوا دو لاکھ روپیہ ہے، لیکن اس کے باوجود صرف ایک گھرانہ ہے جو اس کا متکفل ہے اور اسی وجہ سے یہاں چندہ وغیرہ قسم کی کسی چیز کا گذر نہیں۔

---

۱۸ کو عشار کی نماز کے بعد مدرسہ کی اللجنۃ العربیۃ کا جلسہ ہوا جس میں سب اساتذہ اور طلبہ شریک تھے۔ جلسہ میں پہلے طلبار نے عربی میں تقریریں کیں، ایک مکالمہ کیا، اور عربی نظمیں پڑھیں اس کے بعد پہلے مولانا عبدالحلیم صاحب ندوی نے اور پھر میں نے نصف نصف گھنٹہ عربی میں تقریریں کیں، دوسرے دن مولانا عبداللہ کی دعوت پر مدارس گجرات کے نمائندہ حضرات آچکے تھے، اس لئے آج عشار کے بعد انجمن دارالاصلاح کا جو جلسہ ہوا اس میں یہ سب حضرات بھی شریک تھے علاوہ ازیں قصبہ کے مسلمان بھی موجود تھے، اس جلسہ میں دو طلبا کی اردو اور انگریزی تقریروں کے بعد "مدارس اور علمار کی اہمیت و ضرورت" پر ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب میری تقریر ہوئی، ۲۰ تاریخ کو مدارس کے نمائندہ حضرات کا ایک اجتماع دفتر اہتمام میں صبح کے اوقات میں ہوا۔ اس میں نصاب تعلیم اور دیگر امور متعلقہ پر کھلے دل سے تبادلۂ خیال ہوا اور چند تجاویز بھی منظور کی گئیں۔

شام کو عصر کی نماز سے قبل مولانا غلام محمد صاحب نورگت کی رہنمائی میں ہم لوگ یہاں سے